السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارا اس مسلمان کے بارے میں اختلاف ہوگیا جو عیسائی کا مذہبی نشان صلیب پہنتا ہے۔ ہم میں سے کچھ نے کہا ''ہم اس سے بحث کئے بغیر اسے کافر قرار دیتے ہیں'' بعض نے کہا ''بلکہ ہم اس سے بحث کریں گے اور اسے بتائیں گے کہ یہ عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے۔ پھر بھی اگر وہ صلیب پہننے پر اصرار کرے گا تو ہم اسے کافر قرار دیں گے۔''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کے مسائل میں تفصیل ضروری ہوتی ہے۔ (یعنی ہر شخص کے متعلق ایک ہی فتویٰ نہیں دیا جاسکتا) جب اس شخص کو وضاحت سے سمجھا دیا جائے کہ صلیب پہننا جائز نہیں اور یہ عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے اور اس کے پہننے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہننے والا عیسائیوں سے تعلق ظاہر کرنے میں خوش ہے اور ان کے غلط عقائد کو پسند کرتا ہے۔ سمجھانے کے باوجود وہ اس پر اڑا رہے تو اس پر کفر کا حکم لگایا جاسکتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

(وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ) (المائدۃ ۵ ۵۱)

''تم میں سے جو شخص ان سے دوستی رکھے گا، وہ انہیں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو یقیناً ہدایت نہیں دیتا۔'' جب مطلقاً ''ظلم'' کا لفظ بولا جائے تو اس سے شرک اکبر مراد ہوتا ہے۔''

اس عمل سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ (پہننے والا) نصاریٰ کے اس غلط عقیدے کی تائید کرتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا گیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی تردید کی ہے اور فرمایا ہے:

(وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ) (النساء ۴ ۱۵۷)

''انہوں نے اس (عیسیٰ علیہ السلام) کو قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا، بلکہ انہیں شبہ ڈال دیا گیا۔''

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

(اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۶۳۹۲)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 83

محدث فتویٰ